بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکینِ اللہ اللہ ' مکاں اللہ اللہ

جمالِ محمد کی شاں' اللہ اللہ
فِدا اس پہ کون و مکاں اللہ اللہ

کمالِ محمد عرب سے عجم تک
ہے چمکا زماں دَر زماں اللہ اللہ

یہ فصلِ بہاراں انہی کے ہے دم سے
ہے ہر گل میں اُن کا گماں اللہ اللہ

ہے خلدِ بریں ان کا روضہ جہاں میں
مکیں اللہ اللہ' مکاں اللہ اللہ

زمیں سے گئے جب وہ عرشِ بریں تک
بچھی نُور کی کہکشاں اللہ اللہ

کھلا ہے یہ معراج سے راز سب پر
ہے ہر راز ان پر عیاں اللہ اللہ

بڑی تلخیاں دُشمنوں سے ملیں تھیں
مگر ان کی شیریں زباں اللہ اللہ

جو قدموں میں ان کے ملے جا کے راحت
نہیں ہو سکے وہ بیاں اللہ اللہ

عجب کیف و مستی ہے روضے پہ ان کے
ہجومِ غمِ عاشقاں اللہ اللہ

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ سب
نبوّت کے یہ رازداں اللہ اللہ

صحابہؓ نے اپنے لہو سے جو لکھی
عزیمت کی وہ داستاں اللہ اللہ

انہی کا ہے صدقہ جبھی کر رہے ہیں
زمیں اللہ اللہ زماں اللہ اللہ

حبیبؐ ان پہ ایماں کا ہے یہ تقاضا
ہو ہر وقت وِردِ زباں اللہ اللہ

از ابنِ انیس مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مدظلہٗ
مہتمم جامعہ ملیہ اسلامیہ فیصل آباد